**The Daily Nawa-i-Waqt**
**Saturday 22 February 2014 Page # 7**

روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی/اسلام آباد(7)22جنوری2014ء

Business & Commerce

زراعت، صنعت وتجارت

# غیر قانونی ٹریفک کی روک تھام کی آڑ میں انٹرنیٹ اور وی پی این بند کرنے سے ملک کو کروڑوں کا نقصان

ایک طرف تھری جی سپیکٹرم کی آکشن سے 5ارب ڈالر حاصل کرنے کا خواب دیکھ رہی ہے دوسری طرف انٹرنیٹ کو بند کرکے دنیا میں پاکستان کا امیج تباہ کیا جارہا ہے

## ملک میں انٹرنیٹ کو محدود کر دیا جائے تو تھری جی کا کوئی فائدہ نہیں، انٹرنیٹ کمپنیوں کی شدید تنقید، اس غیر قانونی اقدام کو ہائی کورٹ میں چیلنج کریں گے: آئی ایس پیز

پی ٹی اے اور وزارت آئی ٹی سابقہ حکومت کی اس پالیسی کو جاری رکھنے کے حق میں نہیں ہیں لیکن وزارت خزانہ کی طرف سے اس پالیسی کو جاری رکھنے پر زور دیا جارہا ہے: ذرائع

اسلام آباد(محمد فہیم انور/نوائے وقت نیوز) حکومت کی جانب سے غیر قانونی فون کالوں کی روک تھام کے لئے لگائے جانیوالے خودکار نظام کی وجہ سے ملک میں سافٹ ویئر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی سے وابستہ کاروبار بری طرح متاثر ہوا ہے۔ غیر قانونی ٹریفک کی روک تھام کی آڑ میں گذشتہ دو ماہ سے جاری انٹرنیٹ ایڈریسز کو حکومت کی طرف سے بند کرنے کا سلسلہ عروج پر پہنچ گیا ہے۔ اگر انٹرنیٹ کو بلا امتیاز محدود کرنے کا سلسلہ جاری رہا تو ملک میں آئندہ چند ہفتوں میں متعارف کی جانے والی تھری جی اور ایڈوانسڈ ٹیکنالوجی کے سپیکٹرم کی نیلامی سے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوسکیں گے اور نہ ہی اس نیلامی میں دلچسپی رکھنے والی ملکی وغیر ملکی کمپنیوں کی دلچسپی برقرار رہے گی۔ یوں حکومت نیلامی سے متوقع آمدنی حاصل کرنے سے قاصر رہے گی اور اب تو چند دنوں سے حکومت نے ورچوئل پرائیویٹ نیٹ ورک (VPN) وی پی این بند کرنے کا بھی سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ملک میں لاکھوں انٹرنیٹ صارفین اور ہزاروں کاروباری ادارے متاثر ہورہے ہیں۔ انٹرنیٹ سروس فراہم کرنے والی کمپنیوں نے حکومت کے اس قدم کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ اسطرح حکومت مواصلات کی سہولت میں خود خلل ڈال کر ٹیلی کام ایکٹ کی خلاف ورزی کررہی ہے۔ "وی پی این" انٹرنیٹ کی ایک سروس ہے جسے استعمال کرکے صارفین باہر کی دنیا کے نیٹ ورک کو محفوظ طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ آئی ٹی سے وابستہ پروفیشنلز کی ایک بڑی تعداد وی پی این کا استعمال کرتی ہے اور پوری دنیا میں انٹرنیٹ وی پی این کہیں بھی بند نہیں کئے جاتے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق پچھلے ماہ وزارت آئی ٹی اور ایک حساس ادارے نے 4 ارب روپے کی خطیر رقم سے ایک خودکار نظام پاکستان میں لگایا ہے جو انٹرنیٹ سے آنے والی ساری ٹریفک کو مانیٹر کرنے کے ساتھ ساتھ وہ ٹریفک جس پر فون کالز کے آنے کا شبہ ہو خود بخود بلاک کر دیتا ہے، حکومت نے یہ نظام پاکستان میں غیر قانونی فون کالوں کی روک تھام کے لئے لگایا ہے۔ لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ اسی طرح ہے جس طرح شر پسند عناصر کی حرکت کو روکنے کے لئے ساری سڑکوں کو بند کر دیا جائے۔ یہ نظام پچھلی حکومت کے جاری کردہ اس پالیسی حکم نامہ کے نتیجے میں لگایا گیا ہے جسے بین الاقوامی کلیئرنگ ہاؤس کہا جاتا ہے۔ جس سے ایک طرف پاکستان میں فون کرنے والے سمندر پار پاکستانیوں کے لئے کالز کے ریٹ کئی گنا بڑھ گئے تھے اور دوسری طرف 14 کمپنیوں پر مشتمل ایک گٹھ جوڑ قائم کیا گیا تھا جسے مسابقتی کمیشن آف پاکستان نے غیر قانونی قرار دیا تھا۔ پچھلی حکومت کے اعلیٰ عہدیداروں پر اس پالیسی حکم نامہ جاری کرنے پر کروڑوں ڈالر کی کمیشن لینے کا الزام بھی لگایا جاتا رہا۔ ستمبر 2012ء میں اُس وقت کے آئی ٹی سیکرٹری فاروق اعوان نے یہ پالیسی حکم نامہ جاری کیا تھا اور پھر وہ خود چیئرمین پی ٹی اے تعینات ہو گئے تھے کیونکہ حکومتی عہدیدار اس پالیسی حکم نامہ پر عمل درآمد کو یقینی بنانا چاہتے تھے۔ فاروق اعوان کی تعیناتی کو لاہور ہائی کورٹ نے دسمبر 2012ء میں غیر قانونی قرار دے کر ختم کر دیا تھا۔ لیکن پچھلی حکومت کی پالیسیوں کا تسلسل ابھی بھی جاری ہے جسکے نتیجہ میں ملکی معیشت کو کروڑوں ڈالرز کا نقصان ہورہا ہے اور انٹرنیٹ کی رسائی محدود ہوکر رہ گئی ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق۔ پی ٹی اے اور وزارت آئی ٹی اس پالیسی کو جاری رکھنے کے حق میں نہیں ہیں لیکن وزارت خزانہ کی طرف سے اس پالیسی کو جاری رکھنے پر زور دیا جارہا ہے ماہرین کے مطابق حکومت ایک طرف تھری جی سپیکٹرم کی آکشن سے 5ارب ڈالر حاصل کرنے کا خواب دیکھ رہی ہے دوسری طرف انٹرنیٹ کو بند کرکے دنیا میں پاکستان کا امیج تباہ کیا جارہا ہے اور یہ یقینی بنایا جارہا ہے کہ ملکی اور غیر ملکی کمپنیاں پاکستان میں سرمایہ کاری سے گریز کریں۔ تھری جی کا استعمال صرف تیز رفتار انٹرنیٹ کے لئے ہے اور اگر ملک میں انٹرنیٹ کو محدود کر دیا جائے تو تھری جی کا کوئی فائدہ نہیں۔ انٹرنیٹ کمپنیوں کا کہنا ہے کہ وہ اس غیر قانونی قدم کو ہائی کورٹ میں چیلنج کریں گی۔